سوال

(139) داڑھی کتروانے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

آج کل مولوی، قاری اور حافظ حضرات فیشنی حجامت والے۔ یعنی ڈاڑھی کترانے، انگریزی بالوں والے مختلف مساجد میں نماز تراویح پڑھا رہے ہیں اور اہل حدیث کہلانے والے ان کی اقتدا میں تراویح پڑھ رہے ہے۔ کیا ایسے قاریوں، حافظوں اور مولویوں کو امام نماز مقرر کر کے ان کی اقتدا میں نمازیں پڑھنا جائز ہے؟ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے تارک امام مقرر کرنے جائز ہیں؟ بینوا توجروا (مناظر اسلام حافظ عبدالقادر روپڑی مسجد قدس اہل حدیث لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس سوال کے جواب سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ڈاڑھی کی شرعی حیثیت پر قدرے روشنی ڈال دی جائے تاکہ بات سمجھنے میں آسانی ہو۔ سو واضح ہونا چاہیے کہ داڑھی امور دین میں سے ایک امر دینی اور شعائر اسلام میں سے ایک اسلامی شعار (امتیازی نشان) اور تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

۱۔ قالت قال رسول اللہ ﷺ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قص الشارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحيَة۔۔۔۔۔الحدیث (باب خصال الفطرۃ: ج۱ ص۱۲۹)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دس خصلتیں فطرت میں داخل ہیں: مونچھوں کا ترشوانا اور داڑھی کا بڑھانا مسواک کرنا اور ناک کی قلی کرنا وغیرہ۔''

۲۔ عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ ﷺ خَالِفُوا الْمَجُوسَ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يَقْصُرُونَ لُحَاهُم وَيُطَوِّلُونَ الشوارب۔ (اخرجہ مسلم)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجامت میں مجوسیوں کی مخالفت کرو وہ داڑھیاں مونڈتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں یعنی تم ڈاڑھی بڑھاؤ مونچھیں کتراؤ۔''

۳۔ عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّہِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إن أہل الشرک یعفون شواربہم ویحفون لحاہم فخالفوہم فاعفوا اللحی واحفوا الشوارب (أخرج البزار بسند حسن)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرک لوگ اپنی لبیں بڑھاتے ہیں اور ڈاڑھیاں صاف کرتے ہیں تم ان کا خلاف کرو داڑھیاں بڑھاؤ اور لبیں صاف کرو۔''

۴۔ عن أنس قال قال رسول اللہ ﷺ إحفُوا الشَوارِبَ وَاعفُوا اللحی وَلا تشبھوا بالیھود۔ (اخرجہ الطحاوی فی شرح معانی الاثار)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مونچھوں کو کٹواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ اور یہود کے ساتھ مشابہت مت کرو یعنی وہ اس کا الٹ کرتے ہیں کہ مونچھوں کو بڑھاتے اور ڈاڑھی کٹواتے ہیں۔''

ڈاڑھی کٹانا کبیرہ گناہ ہے۔

ڈاڑھی رکھنا واجب ہے:

ان احادیث صحیحہ اور حسنہ سے پتہ چلا کہ داڑھی کٹوانا اور مونچھیں بڑھانا مجوسیوں، مشرکوں اور یہودیوں کی تہذیب ہے اور ہمیں ان کی مخالف کرنے کا حکم ہے۔ پس جو شخص داڑھی صاف کرتا ہے، اور مونچھیں دراز کرتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ اور اہل اسلام کی مخالفت اور یہود و مجوس اور اہل شرک کے ساتھ موافقت کا مرتکب ہوتا ہے۔ جبکہ داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے۔

جیسا کہ احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ کثیرہ اس کے وجوب پر دلالت کرتی ہے۔ امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں:

۱۔ فَحَصَلَ خَمسُ رِوَایَاتٍ أَعْفُوا وَأَوْفُوا وَأَرْخُوا وَأَرْجُوا وَوَفِّرُوا وَمَعْنَاہَا کُلِّہَا تَرْکُہَا عَلَی حَالِہَا ہٰذَا ہُوَ الظَّاہِرُ مِنَ الْحَدِیثِ الَّذِي تَقْتَضِیہِ أَلْفَاظُہُ وَہُوَ الَّذِی قَالَہُ جَمَاعَۃٌ مِنْ أَصْحَابِنَا۔ (نووی: ج ۱ ص ۱۲۹)

کہ حدیث کے راویوں سے مختلف الفاظ میں پانچ روایات مروی ہیں جو کہ پانچوں کی پانچوں صیغہ ہائے امر۔ یونی اعفوا، اوفوا ارجوا اور دو افراد پر مشتمل ہیں اور امر وجوب کے لیے ہوتا ہے بشرطیکہ وہاں کوئی قرینہ صارفہ موجود نہ ہو۔

(اور یہاں کوئی قرینہ صارفہ موجود نہیں) لہٰذا ان پانچوں صیغوں کا معنی یہ ہے کہ داڑھی کو بلا کسی تعرض کے اس کے حال پر چھوڑ دینا واجب ہے اور یہی معنی متبادر اور ظاہر ہے اور حدیث کے الفاظ بھی اس معنی سے مقتضی ہیں۔

۲۔ امام ابن دقیق داڑھی کا شرعی حکم بیان کرتے ہوئے یہ تصریح فرماتے ہیں:

وقد وردت الاحادیث الکثیرۃ الصحیحۃ الصریحۃ فی الامر باعفاء اللحیۃ اخرجھا ائمۃ السنۃ وغیرھم وأصل الامر الوجوب ولا یصرف عنہ إلا بدلیل کما ھو مقرر فی علم الاصول۔ (المنھل العذب المورود شرح سنن ابی داود: ج ۱ ص ۱۸۶)، والتعلیقات السلفیۃ ج ۲ ص ۲۸۵)

''صحاح ستہ وغیرہ میں بہت سی احادیث صحیحہ میں داڑھی بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے اور علم اصول کے مسلمہ قاعدہ کے مطابق جب کوئی قرینہ صارفہ موجود نہ ہو تو امر کا صیغہ وجوب کا فائدہ دیتا ہے چونکہ یہاں کوئی قرینہ صارفہ موجود نہیں، لہٰذا اصولی طور پر داڑھی کا بڑھانا واجب ٹھہرا۔''

۳۔ امام ابن حزمؒ متوفی ۴۵۲ھ ارقام فرماتے ہیں:

وأما فرض قص الشارب وإعفاء اللحیۃ عن ابن عمر قال رسول اللہ ﷺ خالفوا المشرکین إحفوا الشوارب واعلوا اللحی۔ (المحلی لابن حزم: ج ۲ ص ۲۲۰)

''کہ مونچھوں کو ترشوانے اور داڑھ کو بڑھانے کی فرضیت رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے ثابت ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ مشرکین کی مخالف میں مونچھیں ترشواؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔''

۴۔ الشیخ محمد بن صالح العثیمین داڑھی کے وجوب پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ولیس إبقاء اللحیة من الامور العادیة کما یظنه بعض الناس وإنما هو من الامور التعبدیة التی أمرها بها رسول اللهﷺ والأصل فی اوامر النبیﷺ التعبد والوجوب حتی یَقُومَ الدَّلیل علی خلاف ذٰلک۔ (الضیاع اللامع: ص ۱۲۵،۱۲۴)

"کہ تجدید زدہ اور ترقی گزیدہ لوگوں کا یہ گمان درست نہیں کہ داڑھی رکھنا محض ایک عادت اور رواج تھا۔ کیونکہ یہ سراسر ایک تعبدی امر ہے جس کا رسول اللہﷺ نے حکم دیا ہے اور نبیﷺ کے اوامر تعبد اور وجوب کا حکم رکھتے ہیں بشرطیکہ کوئی مخالف دلیل موجود نہ ہو جو یہاں موجود نہیں لہٰذا داڑھی کا بڑھانا واجب ہے۔"

ان احادیث صحیحہ اور جہاندیدہ محدثین اور علمائے اصول کی تصریحات کے مطابق داڑھی کا رکھنا واجب شرعی ہے اور اس کا ترشوانا مشرکوں، مجوسیوں، یہود و ہنود اور ملحوں تلحون کا طریقہ ہے جو شریعت کے صریحاً خلاف ہے اور وجوب شرعی کا عملی انکار ہے۔

پس جب داڑھی امور دین سے ایک امر دینی، انبیاء کی سنت، اسلام کا شعار اور شرعاً واجب اور فرض ہے اور ایسے واجب شرعی کے تارک کو فرض نماز اور تراویح کی نماز کا امام مقرر کرنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے؟ اور ایسے شخص کو پیش امام مقرر کرنا شریعت کی صریح مخالفت اور وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ کی شفاعت کا کھلا ارتکاب ہے: کیونکہ امامت کا منصب جلیل اتنا مقدس، اس قدر حساس اور نازک ہے کہ اسلامی شکل و صورت رکھنے والا متقی اور پابند شریعت صحابی رسول اللہﷺ جب قبلہ رخ تھوک بیٹھا تھا تو رسول اللہﷺ نے اس کو امامت کے منصب رفیع سے معزول کر دیا تھا، جیسا کہ احادیث کی کتابوں میں روایات مروی ہیں۔ پڑھئے اور امامت کے منصب کی اہمیت کا اندازہ لگائیے:

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ: "لَا يُصَلِّي لَكُمْ" فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "نَعَمْ إِنَّكَ اذیت اللہ ورسولہ۔ (اخرجہ ابو داؤد وسکت علی والمنذری۔ عون المعبود (ج ۱ ص ۱۸۱ و نیل الاوطار ج ۳ ص ۱۸٦ باب ما جاء فی امامۃ الفاسق)

یعنی ایک شخص نے نماز پڑھاتے ہوئے قبلہ کی طرف تھوک دیا جب کہ نبی کریمﷺ دیکھ رہے تھے۔ اس پر آپﷺ نے فرمایا کہ تمہیں یہ شخص دوبارہ نماز نہ پڑھائے۔ چنانچہ جب وہ امام دوبارہ جماعت کرانے کے لیے تیار ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے انکار کرتے ہوئے اسے بتایا کہ رسول اللہﷺ نے آپ کو امامت سے معزول کر دیا ہے، لہٰذا اب آپ ہمارے امام نہیں بن سکتے، تو اس شخص نے رسول اللہﷺ سے رابطہ قائم کیا تو آپﷺ نے ہاں میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے قبلہ کی جانب تھوک کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔ لہٰذا آپ امامت کے اہل نہیں رہے۔

یہ حدیث ابن حبان میں بھی مروی ہے۔ دیکھئے زوائد ابن حبان ص ۲۰۳۔

دوسری حدیث:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، [ص: 44] قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي لِلنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ، فَتَفَلَ فِي الْقِبْلَةِ وَهُوَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ، فَلَمَّا كَانَ صَلَاةُ الْعَصْرِ أَرْسَلَ إِلَى آخَرَ، فَأَشْفَقَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَزَلَ فِيَّ؟، قَالَ: «لَا، وَلَكِنَّكَ تَفَلْتَ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَأَنْتَ تَؤُمُّ النَّاسَ، فَآذَيْتَ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ» (رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد یعید، عون المعبود: ج ۱ ص ۱۸۱)

"یعنی ظہر کی نماز پڑھانے کے لیے رسول اللہﷺ نے ایک آدمی کو مقرر فرمایا تو اس نے نماز پڑھاتے ہوئے اپنے سامنے یعنی قبلہ رخ تھوک دیا۔ اس پر رسول اللہﷺ نے اس کے اس غلط فعل کی وجہ سے عصر کی نماز کے لیے ایک دوسرے آدمی کو حکم دیا۔ جب اس آدمی نے آپ سے اپنی معزولی کی وجہ پوچھی تو آپﷺ نے فرمایا: تو نے نماز کے دوران قبلہ رو تھوک کر اللہ اور اس کے ملائکہ کو تکلیف دی ہے۔"

ان دونوں احادیث سے ثابت ہوا کہ جب آپ نے اپنے صحابی کو اس غلطی (قبلہ رخ تھوکنا) جو کہ داڑھی ترشوانے اور انگریزی حجامت کے مقابلہ میں بالکل معمولی اور نہ ہونے کے

برابر غلطی ہے کی وجہ سے امامت سے ہٹا دیا تھا تو پھر انگریزی بالوں والا اور داڑھی ترشوانے والا حافظ، قاری اور فیشنی مولوی امامت کا اہل کیسے ہوسکتا ہے۔ حق امامت صرف متقی پابند شریعت، افضل اور بہتر آدمی کو ہی پہنچتا ہے۔

تیسری حدیث:

عن مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ عَنْهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - : «إِنْ سَرَّكُمْ أَنْ تُقْبَلَ صَلَاتُكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ، فَإِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ» (اخرجه الحاکم فی ترجمة مرثد الغنوی۔ نیل الاوطار: ج۳ص۱۸۶)

''اگر تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہاری نمازیں مقبول ہوں تو پھر تمہارے لیے ضروری ہے کہ تمہارے پیش امام سب سے بہتر اور پابند شریعت ہوں کیونکہ امام نماز تمہارے درمیان اور اللہ کے درمیان سفیر اور نمائندہ ہوتا ہے۔''

چوتھی حدیث:

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ اِجْعَلُوا أَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ فَإِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ۔ (رواۃ الدار قطنی وفی اسنادہ سلام بن سلیمان وھو ضعیف کذافی نیل الاوطار ج۳ص۱۸۴)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا امام صلوۃ اپنے میں سے نیک اور اچھے آدمیوں کو بناؤ کیونکہ امام تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تمہاری نمائندگی کرتے ہیں۔''

اور ظاہر ہے کہ نمائندگی اس کی قبول ہوتی ہے جو شخص قوم اور سلطان دونوں کے معیار پر پورا اترتا ہو۔ جب نمازیوں کا نمائندہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا نافرمان اور سنت رسول اللہ ﷺ کا چور ہوگا تو اس کی نمائندگی کیونکر قبول ہوگی؟

خلاصہ بحث یہ کہ داڑھی چونکہ امور دینیہ میں سے ایک شعار، تمام پیغمبروں کی سنت دائمہ اور ثابتہ ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری شریعت میں اس کا رکھنا اور بڑھانا واجب شرعی ہے۔ لہٰذا اس کو منڈانے والا، ترشوانے والا چونکہ واجب شرعی کا تارک ہے، لہٰذا ایسے فاسق اور نافرمان اور گستاخ رسول اللہ ﷺ کو فرائض اور نوافل (تراویح وغیرہ) امام مقرر کرنا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے واضح احکام وفرامین کی کھلی نافرمانی ہے اور داڑھی کے چوروں کی حوصلہ افزائی بھی ہے جو کہ مزید برآں جرم عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے اور سنت رسول کی پوری پوری پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص442

محدث فتویٰ